یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بجلد واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہمہ دین برکار مصطفیٰ شد معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلمان ...
... حدیث کیا ہے ... مصطفیٰ

نمبر ۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
روسا، و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " سے
" ششماہی ۱۰/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳۔ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل)، مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے۔

امرتسر - مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر

کسی مذہب کے اختیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ اوس مذہب میں رہکر ہماری نجات ہو۔ اور ہم دوسری زندگی میں ان دکھوں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں۔ جو گمراہوں مجرموں۔ اور بدکاروں کیلئے ہونگی۔ اسی لئے خدا نے دنیا میں سلسلہ رسالت پیدا کیا۔ کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ اور اون کے بعد اون کے تابعین اس کام کو کریں۔

نجات جو مذہب کی اصل غرض یا بنیادی پتھر ہے۔ کسطرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں مذاہب مختلف ہیں۔ موجودہ عیسائی مذہب یہ جواب دیتا ہے۔ کہ خدا نے دیکھا۔ کہ دنیا سب گنہگار ہے۔ اگر اونکو چھوڑتا ہوں۔ تو میرے عدل کی صفت قائم نہیں رہتی۔ اگر اونکو عذاب کرتا ہوں تو رحم کا ظہور نہیں ہوتا۔ اسلئے خداوند عادل اور رحیم نے ایک ایسی صورت پیدا کی جس سے اوس کے یہہ دونوں وصف قایم رہے۔ اور مذہب کی غرض (نجات) بھی حاصل ہوگئی۔ خداوند قدوس جو جسم اور جسمانیات سے پاک ہے۔ سبحانہ وتعالےٰ عما یقول الظالمون۔ (بقول نصاریٰ) اوس نے خود جسم اختیار کیا۔ اور بشکل مسیح مجسم ہوکر لوگوں کے گناہوں کے بدلے میں پھانسی پر مرا۔

پس دنیا کی نجات کا ذریعہ اب عیسائی مذہب یہی پیش کرتا ہے۔ کہ مسیح مجسم خدا پھانسی پر مرا۔ تاکہ لوگوں کو نجات دلوے یا دلاوے

یہہ عقیدہ عیسائیوں کا بہت پرانا سمجھا جاتا ہے بلکہ حال میں بھی اسی کی اشاعت کرتے ہیں چنانچہ عیسائی اخبار نور افشاں لودہیانہ کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل بیان شایع ہوا ہے۔

"خداوند مسیح یا کلام خدا یا کلمۃ اللہ کے مجسم ہونے کا دوسرا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ دنیا کے گناہ اٹھالے جائے۔" وہ اس لئے ظاہر ہوا تہا۔ کہ گناہوں کو اٹھالے جائے۔ اور اس کی ذات میں گناہ نہیں۔" (۱ یوحنا ۳: ۵) اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کسی دقیق تحقیق یا فلسفانہ بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں جیسے اس آیت کے الفاظ صاف اور سادہ ہیں۔ ویسے ہی مطلب بھی صاف ہے اس حقیقت کو زیادہ صاف طور پر اور زیادہ تیز روشنی میں سمجھنے کے لئے ایک رسم کے واسطے اس چلادے کے بکرے پر غور کرنا چاہئے۔ جس کا ذکر احبار ۱۶: ۸ سے ۲۶ تک میں مفصل ہے۔ وہاں حکم ہے۔ کہ "ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں۔ اور ان کے سارے گناہوں۔ اور خطاؤں کا اقرار کرکے ان کو اس حلوان کے سر پر دھرے۔ اور کسی

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت نمبر ۱

AsliAhleSunnet.com

شخص کے ہاتھ جو اس کے لئے معین ہو۔ بیابان کو بھجوا دے۔ کہ وہ حلوان اس کی ساری بدکاریاں اپنے اوپر اٹھا کے ویرانے میں لے جائیگا۔ (آیات ۲۱-و۲۲) اس سارے مقام سے روشن ہے۔ کہ گناہ ایک بوجھ ہے جو ایک کے سر پر سے اُٹھائے جا کر دوسرے کے سر پر رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص بلا تجربہ اور بلا امتیاز اوسکو اٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب اس کہنے کا ہے کہ "وہ اس لئے ظاہر ہوا۔ کہ پہلے ساری باتوں میں ہم سا بنے بجز بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اس کو بنی آدم پر سے اٹھالے۔ اور دور لے جائے لیکن تاکہ ہم تجسم الٰہی کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ ذرا اس بات پر غور کریں۔ کہ گناہ اٹھانے والا جو ظاہر ہوا۔ وہ تھا کون؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جس پر اسوقت یوحنا رسول کی نظر تھی۔ وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور جو اس حس سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے۔ کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا جو اس جسم میں مجسم تھا یعنے خدا پر اس کی نظر تھی۔ یہی معنے یہاں لفظ "ظاہر ہوا" کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے۔ مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اس کی ذات میں گناہ نہیں" یعنے یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل میں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے وہی شخص "ظاہر ہوا" تاکہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو ان پر سے اٹھالے۔ اپنے پر اٹھا کے لے جائے۔ دور پھینک دے۔ برباد کر ڈالے تاکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے

الفاظ گناہ، اور ظاہر ہوا پر تعمق کرو۔ مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ "وہ بیٹا جنے گی۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔" اور جب وہ پیدا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے گڈریوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا۔ کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنے مسیح خداوند۔"

پس تجسم کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ایک شخص مجسم ہو گا جو گناہ اٹھا لے جاویگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے اس کام کی حقیقت کو اور اپنے طرز عمل اور سلوکات اور کلام سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ واقعی کلمۃ اللہ اور گناہ سے معرا ہے۔ اور کہ میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ دوں۔ اور بچاؤں یہ کیسی لاثانی اور مبارک فیض رسان خدمت ہے۔ جو کسی اور سے نہ ہو سکی۔ بلکہ صرف اس کلمۃ اللہ یا پرجاپتی نے کی۔ جو اس برہم میں سے نکلا۔ اور مجسم ہوا۔ اور اپنے آپکو بھی کر دیا۔ تاکہ انسان بے گناہ ہو کر غیر فانی ہو جاویں۔ پرجاپتی کی یہ قربانی ایک کشتی ہے پاپل۔ جس کے ذریعہ سے منش کیا اور دیوتا کیا۔ سب کے سب پاک ہو کر اس مات لوک سے گذر کر برہم لوک کو پراپت ہوں جہاں سے واپس نہیں آتا ہے۔ اور نہ وہاں پاپ ہے اور نہ موت ہے۔" (نور افشاں ۱۴ نومبر)

اسی کی تائید میں رسالہ **الکفارہ** کے مصنف پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح نے پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں آکر صلیبی موت کے ذریعہ سے تمام بنی آدم کے گناہوں کا کامل کفارہ دیا۔ چنانچہ انجیل مختلف میں وہ خود بار بار اسی بھاری کام کو اپنی آمد کا سبب بیان کرتا ہے مثلاً لکھا ہے "کہ جس طرح موسیٰ نے سانپ کو اونچے پر چڑھایا۔ اسی طرح ضرور ہے۔ کہ ابن آدم (مسیح) بھی اونچے پر چڑھایا جاوے تاکہ جو کوئی ایمان لاوے۔ اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا ۳: ۱۴ و ۱۵)

"ابن آدم اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" (متی ۲۰: ۲۸)

پھر انجیل شریف میں ایک اور مقام پر مسیح کے حق میں یوں مرقوم ہے:۔ "اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا۔" (۱ یوحنا ۲: ۲) اور پھر مرقوم ہے۔ کہ "اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔ (۱ یوحنا ۱: ۷) ایک مرتبہ یوحنا اصطباغی نے یسوع کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہوں کو اٹھا لے جاتا ہے۔" (یوحنا ۱: ۲۹)

پس توریت اور انجیل دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے مجسم ہونے کا خاص مطلب ومقصد یہ تھا۔ کہ صلیب پر جان دیکر گناہوں کا کفارہ دینے سے عدل کا تقاضا پورا کرے تاکہ خدا تائب گنہگاروں کو معاف کر سکے اس طرح سے مسیح نے ہمارے عوض میں سزا اٹھا کر ناراستوں کے بدلے اس راستباز پر سیاست ہوئی۔ تاکہ وہ ہمکو خدا سے ملا دے۔ کفارہ کے اس بھاری کام کے وسیلہ سے جو مسیح نے کیا۔ انسان کے دل کی خدا سے ملنے کی زبردست خواہش اور حقیقی آرزو پوری ہوئی۔"

(الکفارہ صفحہ ۱۱-۱۲)

ان سارے اقتباسات کا مطلب صرف اتنا ہے کہ مسیح جو مجسم خدا تھا۔ دنیا بھر کے لوگوں کے گناہوں کو اٹھا کر خود سزایاب ہوا۔ اور لوگوں کو سزا سے بچایا۔

قرآن مجید نے اس خیال کا جواب دو لفظوں میں نہایت ہی سنجیدگی اور معقولیت سے دیا ہے فرمایا ہے۔

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کوئی نفس کسی دوسرے

AsliAhleSunnet.com

کہ گناہ نہیں اٹھاتا۔ ممکن ہے عیسائی اس بیان کو مخالفانہ سمجھیں۔ اس لئے ہم صرف ایک دو سوال کرکے باقی کو ناظرین کے فہم پر چھوڑ دینگے۔

(الف) مسیح کا کفارہ کن لوگوں کے لئے ہے۔ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے جن میں عیسائی غیر عیسائی سب شامل ہیں۔ یا خاص عیسائیوں کے لئے۔ رسالہ الکفارہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں جو اول یوحنا کی عبارت نقل ہے۔ "نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفارہ مسیح تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ خدائی صفات عدل اور رحم سب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے اس کفارہ میں بھی سب کا حق ہے۔

(ب) گناہ کی سزا کیا ہے۔ جس کے ہٹانے میں یہ کفارہ مدد دے سکتا ہے۔ اسکا جواب بھی ہم کو انجیل ہی سے ملتا ہے۔ کہ گناہ کی سزا موت ہے (رومیوں کا ۶ باب فقرہ ۲۳)

اس موت سے کونسی موت مراد ہے۔ اسکا جواب پادری راؤس صاحب کے الفاظ میں ملتا ہے۔ جو لکھتے ہیں۔

"اسکے دیگر انبیاء مر گئے۔ لیکن وہ گناہ گاروں کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے مرے۔ پر یسوع مسیح چونکہ خود بیگناہ تھا گناہگاروں کے لئے اس کا عوض ہو کر مرا (رسالہ یسوع مسیح کی موت ص۱۴)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ یہی موت ہے جو جانداروں پر آتی ہے جس سے حضرات انبیاء اور غیر انبیاء سب مرے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں حضرت مسیح کا قول ہے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" پس ہم بھی کفارہ کے درخت کو پھل سے پہچانتے ہیں۔ تو کفارہ ایک معدوم چیز سے بھی پرے ہمکو نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے دنیا سے معدوم نہیں ہوئی بلکہ ہر انسان بلکہ ہر جاندار پر آتی ہے۔ اس موت میں نہ عیسائی کی تمیز ہے۔ نہ موسائی کی۔ اور نہ محمدی کی نہ احمدی کی۔ پھر ہم کیونکر باور کریں کہ کفارہ مسیح نے دنیا کو کوئی فائدہ دیا۔ بجائے کہ ان کے گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ الٹو برابر بھگتنی پڑتی ہے۔ یہی معنے ہیں "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

اخباری کالموں میں اسی قدر گنجائش ہے ورنہ اس مسئلہ پر متعدد بحثیں ہیں۔ جو ہمارے رسالہ "نجات" میں مفصل مذکور ہیں۔ جو بقیمت ۲/ دفتر اہلحدیث سے ملسکتا ہے

قادیانی مشن

مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح ۱۸-نومبر میں بعنوان مذاکرہ مذاکرہ علمیہ ایک مراسلہ مولوی نذر علی صاحب کا چھپا ہے۔ جس میں بہت سی آیات متعلقہ اور غیر متعلقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانوروں کی زندگی کے متعلق پیش کرکے انکی موت اور دوبارہ زندگی سے انکار کیا ہے۔ یہ مسئلہ تو ہماری متعدد تصانیف تفسیر القرآن عربی۔ ترک اسلام اور تغلیب الاسلام وغیرہ میں مفصل مذکور ہے۔ یہاں ہمیں انکی پیش کردہ آیات میں سے صرف ایک آیت کی بابت کچھ پوچھنا ہے جسکو مرزا صاحب نے بار ہا کئی ایک مقامات پر اس مدعا کے لئے لکھا ہے۔ کہ مردے دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے۔ وہ آیت یہ ہے

وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

اس آیت کا ترجمہ وہ اور مرزا صاحب یوں کرتے ہیں جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اسپر حرام ہو گیا کہ وہ اس دنیا کی طرف پھر لوٹیں۔

اس ترجمہ کو دیکھکر ہر اہل علم کو تعجب ہوگا۔ کہ مرزا صاحب اور انکی جماعت میں کوئی اہل علم نہیں۔ جو اسکی ترکیب سمجھ سکے؟ میرا گمان یہ نہیں۔ کہ نہیں۔ بلکہ انکا خیال ہے۔ کہ ان کے سوا دنیا میں کوئی نہیں جو انکی غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر واقع یہ ہے کہ قادیانی مشن اپنے پیرو (ہادی) کی رہنمائی میں مطالب بیان کرنے میں علوم عربیہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ مثال کے لئے یہ آیت اور وہ حدیث جو حضرت مسیح کے نزول کے متعلق آئی ہے۔ کافی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

جسکا ترجمہ ترکیبی یہ ہے۔

تم کیسے ہوگے جب مسیح ابن مریم تم میں اتریگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں میں سے ہوگا چونکہ اسوقت مسلمانوں میں سے کوئی حاکم نہیں۔ ثابت ہوا۔ کہ مسیح کے نزول کا وقت ابھی نہیں آیا۔ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا۔ کہ مسیح تم میں آئے گا۔ اور وہ تمہارا امام ہوگا کون پوچھے کہ یہ ترجمہ عربی قاعدہ کے موافق ہے یا مخالف؟

اسی قسم کی یہ آیت ہے۔ آیت موصوفہ کی ترکیب یوں ہے۔ حرام مبتدا انہم خبر مگر قابل غور یہ ہے کہ انہم لا یرجعون مثبت ہے یا منفی۔ چونکہ اس میں لا ہے۔ اسلئے تقدیر عبارت یہ ہے

حرام علی قریۃ اھلکنا عدم الرجوع۔ یعنے جو مر گئے ان پر عدم رجوع حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ عدم رجوع کی نقیض رجوع ہے۔ اور حرام کی نقیض واجب۔ یا بطریق منطق کم از کم جائز تو لازم آیا۔ کہ جن لوگوں پر عدم رجوع حرام ہے۔ ان کا رجوع جائز ہے نتیجہ صاف ہے۔ کہ مُردوں کا دنیا میں واپس آنا جائز ہے

ناظرین اس مذاکرہ میں کسی قسم کی مغالطہ دہی سے کام نہیں لیا۔ نہ کوئی بات علوم عربیہ کے قواعد کے خلاف کی ہے۔ امید ہے پیغام صلح اپنے مضمون نگار تک یہ مذاکرہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

میری غرض اس مذاکرہ علمیہ سے صرف یہ ہے کہ اس آیت کی تفسیر صحیح ہو جائے۔ جو مدت سے قادیانی لٹریچر میں غلط در غلط داخل ہے

تھذیب۔ ہندوؤں کے فرائض قیمت - ار

AsliAhleSunnet.com

خلافت علی اور آیت انفسنا

۲۰-شوال ۱۱ ستمبر کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جو کسی شیعہ کے جواب میں تھا۔ جس نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالیٰ نے جناب مرتضےٰ کو آنحضرت کا نفس کہا ہے۔ اس لئے مرتضےٰ خلیفہ بلا فصل تھے۔ جس کے جواب میں لکھا تھا کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ جیسے اس آیت میں ہے۔

تُوبُوا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَکُمْ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ

بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے۔ کہ گو سالہ پرستی کے بدلہ میں اپنے نفسوں کو قتل کرو۔ یہ بھی فرمایا۔ تمکو حکم دیا تھا۔ کہ اپنے نفسوں کو اپنے گھروں سے مت نکالا کرو پھر تم ایسا ہی کرتے ہو۔ کہ اپنے نفسوں کو قتل کرتے ہو۔ وغیرہ۔ یعنے اپنے دینی بھائیوں کو۔

ان آیات کی شہادت پر نیز تفسیر معالم التنزیل کی روایت پر ہم نے یہ نقض کیا تھا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس سے مراد قومی اور مذہبی بھائی ہیں۔ عین بعین نفس رسول نہیں۔ شیعہ رسالہ اصلاح میں کسی اہل علم شیعہ کی طرف سے اسکا جواب نکلا۔ جس میں زور علمی کم، زور لسانی اور دل آزاری بہت ہے اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کی نسبت لکھتا ہے۔

"کہ رسول اللہ نے تو آپ لوگوں کو اعدار کتاب اللہ کا خطاب دیا ہے۔ (اصلاح ذی الحجہ ص۲۲)

پھر لطف یہ کہ اسی فقرہ کے ساتھ ہی سوال کرتے ہیں۔

"پھر کیوں کتاب خدا کو آپ غارت کرتے ہیں؟ (صفحہ مذکور)

کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ جو لوگ (بقول آپکے) زبان الہام ترجمان رسول علیہ السلام سے اعدار کتاب اللہ ہوئے تو لازمی نتیجہ ہے۔ کہ وہ کتاب اللہ کو غارت کرینگے۔ پھر آپ کا یہ سوال "حافظ نباشد" نہیں تو کیا ہے۔

اے جناب آپکا ارشاد ان معنے میں ہوا۔ جو کوئی عقل کا دشمن کسی کو کہے۔ اے صاحب آپ مسلمان ہو کر بت پرستی کی تردید کیوں کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو یہی معنے ہیں سے

لطف پر لطف ہے اظہار میں مر جو یار کے یار
جلائے جلی سے گرج لکھتا ہے ہونز سے ہمار

باوجودیکہ ہم نے آیات قرآنی پیش کیں تاہم مجیب صاحب لکھتے ہیں۔

"محض مولوی فاضل کی برائے نام ڈگری حاصل کر لینے سے انسان ادیب نہیں ہو جاتا۔ آپکو نفس کا استعمال و اطلاق بھائیوں پر کہاں سے معلوم ہوا۔ اہل زبان میں سے کسی کو تو سنداً پیش کیا ہوتا جس سے آپ سمجھے جاتے۔ قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں۔ عرب کے لغات اور اون کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا کہ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ عرب انفس کے لفظ کو بھائیوں کے معنے میں استعمال کرتے ہیں"۔

(اصلاح ص۲۲)

اہلحدیث: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی شہادت آپ کے نزدیک کافی نہیں۔ تفسیر معالم سے جو قول نقل کیا تھا۔ اوس کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ صاحب معالم نے اسکو قیل سے بیان کر کے ضعیف کیا ہے۔ حالانکہ صاحب معالم نے دونوں کو **قیل** سے بیان کیا ہے جسکو مجیب صاحب نے خود نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اصلاح مذکور ص۲۶)

ہم نے جو سوال کیا تھا۔ کہ حضرت علی بعینہٖ نفس رسول ہوتے۔ تو نبوت میں شریک ہوتے۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ فاسد عقیدہ ہمارا ہرگز نہیں (کون کہتا ہے۔ کہ آپکا یہ عقیدہ ہے۔ یہ تو الزام ہے نہ اظہار واقع) لکھتے ہیں ہم حضرت علی کو اسی طرح نفس رسول کہتے ہیں جسطرح قرآن مجید حضرت مسیح کو روح اللہ کہتا ہے۔ اے جناب قرآن مجید میں روح اللہ کی اضافت تو از قسم اضافت مخلوق الی الخالق یا مصنوع الی الصانع ہے جیسے "لا زرس کا چاقو" وغیرہ۔ جو محض اظہار شرافت کے لئے نیز اون لوگوں کے رد کرنے کے لئے ہے۔ جو جناب مسیح کو عین اللہ کہتے تھے۔ چنانچہ اسی پرچہ اہلحدیث کے مضمون اول میں اونہی لوگوں کا ذکر ہے۔ حضرت علی نفس رسول ان معنے سے کیسے ہوتے؟ اور کیوں ہوئے؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟

غرض آخر میں آپکو ماننا پڑا کہ ہم حقیقی معنے سے آنحضرت میں اور حضرت علی میں اتحاد کے قائل نہیں۔ (ص۲۹)

اچھا تو پھر نتیجہ کیا؟ یہی کہ حضرت علی مثل دیگر برادران دینی کے بھائی ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بہت سی جگہ انبیاء علیہم السلام کو اونکی قوم کا بھائی کہا جاتا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ وغیرہ اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اخواننا الذین لم یاتوا بعد (مشکوٰۃ کتاب الطہارت) میری امت کے جو لوگ میرے پیچھے آویں گے وہ میرے بھائی ہونگے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ کیا ہم آپکو سجدہ کریں۔ فرمایا۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء) عبادت (سجدہ) اپنے رب کی کرو۔ اور اپنے بھائی کی (میری) تعظیم کرو۔

ان معنے سے ہم کو بھی انکار نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت نسل سب امت کے بھائی ہیں۔ اور بحیثیت رسالت سب کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مگر اس سے خلافت خصوصاً خلافت بلا فصل کیونکر ثابت ہوئی۔ یہی ایک سوال ہے۔ جسکو شیعہ مجیب نے باوجود بہت سی طول طویل تحریر و تقریر کے حل نہیں کیا بلکہ چھوا بھی نہیں سے

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اسلام و برٹش لاء کم یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۴ر

سیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی زندگی کے مقدس حالات ۱۲

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

جنگ یورپ

اسوقت جنگ مختلف مواقع پر ہو رہی ہے۔ دنیا بھر کی عظیم الشان طاقتیں برسرپیکار ہیں۔ ترکی جو پہلے الگ تھی ۔ اور جس نے اپنے تحفظ و بچاؤ کے خیال سے در وانیال میں سرنگیں بچھانے کے علاوہ روسی سرحد پر اپنی فوج جمع کی ہوئی تھی وہ بھی جرمنی کی ترغیب و تحریص سے میدان میں آگئی ۔ اور ایشیا کے دو میدانوں میں ترکی فوجیں انگریزی افواج سے برسر جنگ ہوئیں۔ ایک تو آبنائے باب المندب کے مقام شیخ سعید کے مشرقی قلعہ طربہ پر اور دوسرے شط العرب سے آگے دریائے تاؤں کے ساحل صیجان کے قریب خبر آئی کہ ۱۱ نومبر کو ترکوں نے انگریزی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔

ارض روم میں ترکوں کی روس سے مڈبھیڑ ہوئی ارض روم ترکی ارمینیا کا صدر مقام ہے جو آرمینیا کے وسط میں واقع ہے اور دریائے فرات جو روس اور ارمس کے منبعے انہیں پہاڑوں سے نکلے ہیں وادی فرات میں ترکوں کا ایک مقام ڈالے ہے اسپر روسی فوج قابض ہوگئی ادہر ترکوں نے باطوم پر حملہ کر دیا۔ جسکا مقابلہ روسیوں نے کیا لیکن لیدمیں مزید فوجیں ترکوں کی باطوم پر جمع ہوگئیں اور اس ہفتہ کی آخری خبر ہے۔ کہ ترک مقام باکو تک پہنچ گئے۔ جو روسی ایران سرحد کا اتصالی مقام ہے۔ باکو کوہ قاف میں ترکی سرحد سے بہت آگے سرحد ایران اور روس پر مشہور شہر ہے۔

بحیرۂ اسود میں ترکی جہازوں اور روسی جنگی جہازوں کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انکا ایک لفٹنٹ اور ۱۴-۱۳ آدمی زخمی ہوئے ۔ ترکی کے ایک جنگی جہاز گو بمن کو نقصان پہنچا۔ جو تہوڑی دیر لڑنے کے بعد کہیں غائب ہو گیا۔ اور اسی طرح دوسرا ترکی جہاز بھی روسیوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا ایک دوسرے مقام طوئیسی پر ترکی جہاز حمیدیہ نے روسیوں پر سواسو (۱۲۵) گولے مارے۔ روسی کہتے ہیں کہ ہمارے صرف ۴ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ہمارے توپ خانہ نے موثر جواب دیا۔

ادہر انگریزی فوج نے بصرہ پر فوجی قبضہ کر لیا جسے ترک خالی کر کے چلے گئے تھے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ ترکوں نے عربوں کے درمیان اعلان جہاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو ناکام ہوئی۔ مصر کے آمدہ اخبار سے معلوم ہوا۔ کہ وہاں تاحال امن ہے۔ مصری سرحد کی بعض چوکیوں پر ترک اور بدو عربوں نے حملہ کر دیا ہے

جرمنی نے روسی علاقہ وسچولا اور ورٹہ دریاؤں کے درمیان شد ومد سے جنگ کی۔ جرمن کہتے ہیں کہ انہیں روسیوں کے مقابلہ میں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن روسی بیان ہے۔ کہ زنغشو اور کراکو کے محاذ میں کوئی فرق نہیں آیا روسی بندرگاہ لباؤ میں جرمنوں نے روس کے ڈاک لے جانے والے کشتی دخانی جہاز غرق کر دیئے اور خود جرمنی کا ایک تباہ کن جہاز بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوگیا۔ علاوہ ازیں بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے جنگی جہازوں کا جو بیڑہ تھا۔ اس کے ایک حصہ نے لباؤ (روسی بندرگاہ) کے دہانہ کا جہازوں کو غرق کر کے محاصرہ کر لیا۔

روسی علاقہ پولینڈ میں پہلے جرمن پیشقدمی کی خبریں آتی تھیں۔ لیکن اب روسی کہتے ہیں۔ کہ ہمکو پولینڈ میں تشفی آمیز کامیابی ہو رہی ہے۔ اور جرمن پیشقدمی رک گئی ہے۔ روسی دوسرے ایک مقام قتلگیٹ میں جرمنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں

آسٹرویوں کے مقابلہ میں روسی بیان کے مطابق روسیوں کو نمایاں فتح ہوئی۔ روسی بیان ہے کہ کارپیتھین کے پرے ہماری فوج آسٹرویوں کے بہت بڑے لشکر کو نواح میزو اور لیونرز میں گھیر لینے کو ہے۔ ہم نے ایک جنرل۔ ۱۴۰ افسر ساڑھے تین ہزار آسٹروی سپاہی کچھ کل کی توپ اور تین ٹرمینیں گرفتار کیں۔ اور دہ ہائے کوہ کارپیتھین کے سرے پر ایک ایسے مقام پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے ہنگری کو راستہ جاتا ہے۔

آسٹریا کو سرویہ کے مقابلہ میں بہت بڑی فتوحات حاصل ہوئی ہے۔ آسٹریا کی فوجیں سرویہ میں دور تک گھس گئیں۔ سرویہ نے اپنا پایہ تخت اسکوپ میں بدل دیا۔ جو سرویہ کی سرحد کے آخری سرے پر واقع ہے۔

ادہر فرانس کے میدان میں جرمنی کی جنگ جاری ہے۔ جرمنوں نے یپ رس پر گولہ باری کر کے ٹاؤن ہال اور ایک دوسرے مقام پر آگ لگا دی لیکن کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

فرنچ بلجین محاذ پر جرمنوں کے حملوں کے متعلق فرنچ (فرانسیسی) سرکاری مراسلت ہے۔ کہ عام طور پر حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور توقف سے دشمن (جرمنی) کی گولہ باری روز گذشتہ سے بھی کم در ہے

فرانس کے میدانوں میں ہندوستانی سپاہ نے جو شجاعت و بہادری دکھائی ہے۔ اس نے یورپ سے خوب خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دست بدست لڑائی میں دشمن کے حوصلے پست کر دئے ہیں

انگریزی امارت بحریہ کی رپورٹ ہے۔ کہ زیبرگ کے جنگی و فوجی مقامات پر دو انگریزی جنگی جہاز والوں نے سخت گولہ باری کی۔ اور جرمن دودھ دہکن کے کارخانوں پر قبضہ کر لیا۔

غرض اسوقت جرمنی۔ روس۔ انگلینڈ۔ ترکی آسٹریا و سرویہ۔ جاپان۔ فرانس سب نبرد آزما ہیں۔ جرمنی فرانس کے علاقہ میں لڑ رہا ہے۔ اور ادہر روس سے بھی برسر جنگ ہے۔ روسی آسٹرویوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔ آسٹروی سرویہ میں گھس گئے ہیں۔ کہیں ہندوستانی فوج کے جانباز بہادر جرمنوں کے حواس باختہ کر رہے ہیں۔ کہیں ترک فوج کشی کر رہے ہیں۔ اور کہیں انگریزی فوج قابض ہو رہی ہے۔ جنگ ابھی کوئی فیصلہ کن نہیں ہے۔ اور نہ کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا۔ جرمنی کی ریشہ دوانیاں تو چین تک پھیل رہی ہیں اور انگلینڈ کو اپنی صداقت اور متحدہ سلطنتوں کو اپنے اتحاد پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ اگرچہ دوران جنگ میں انہیں کسی طرح کی

AsliAhleSunnet.com

اگر ایسا واقعہ جناب مرزا صاحب کی زندگی میں ہو جاتا؟

۲۲- نومبر کو میں نے مولانا ابوالوفا صاحب کی توجہ پائنیر کے اس نوٹ کی طرف دلائی جس میں اس نے مولانا ابو الکلام آزاد ایڈیٹر الہلال کی نسبت حیرت انگیز لہجہ میں لکھا تھا کہ وہ کلکتہ سے غیر حاضر ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے کسی کام کو گئے ہوں گے۔ البتہ ہم نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ ایڈیٹر صاحب الہلال سے ملاقات ہوئی اثناء گفتگو میں الہلال کی ضبطی ضمانت اور پرچہ کی روانگی کا ذکر آیا۔ تو ایڈیٹر الہلال نے کہا۔ کہ ہنوز ایک فرمہ باقی ہے۔ طبع ہونے پر پرچہ روانہ کیا جاویگا دو تین دن کے بعد الہلال آیا۔ میں نے اتفاقاً جو اس پر نظر ڈالی۔ تو سچ مچ ایک فرمہ دکھائی، بعد میں چھاپ کر ساتھ چسپاں کیا ہوا تھا جس میں ضبطی ضمانت کا ذکر اور آئندہ اجراء کے متعلق خبر تھی۔

اس فرمہ کو دیکھکر مجھے معاً خیال آیا۔ کہ اگر ایسا خواب مرزا جی کو زندگی بھر میں ایک ہی آجاتا۔ تو آج ان کے مرید اسکو دنیا میں شائع کرکے اپنی صداقت کے خوب راگ گاتے۔ لیکن یہاں معمولی بات ہے۔ جو کسی گنتی شمار میں نہیں (خاکسار مولا بخش)

سٹہ کی تباہی خیز داستان (امرتسر)

قابل توجہ گورنمنٹ

امرتسر کے نیکدل سٹی انسپکٹر بابو ابو الفتح خاں صاحب کی کوشش سے قمار بازی کی جب روک ہوئی۔ تو اس کے ساتھ دیگر ہر قسم کی خرابیاں بھی جو عوام میں دہشت و بے چینی پھیلانے کا باعث ہوتی تھیں بند ہو گئیں۔ اور آئے دن جو چوری۔ ڈاکہ زنی کا بازار گرم رہتا تھا۔ سرد پڑ گیا لیکن یہ افسوسناک امر ہے۔ کہ دیسی جوا کے بدلے یہ انگریزی جوا (سٹہ) زیادہ تیزی سے ظہور میں آرہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اسکا انسداد انسپکٹر صاحب کی کوشش سے بالاتر ہے۔ کیونکہ پچھلے دنوں جب آپنے اسکی بندش کی تھی۔ تو سٹے والے حکام بالا سے اجازت لے آئے تھے* سٹہ کیا ہے؟ اور اس کے نقصانات کیا ہیں؟ سنئے۔ سٹہ ایک مہذب جوا ہے۔ یعنے ایک شخص دوکان پر صندوقچی رکھکر بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ اور حسب استطاعت رقم جمع کراتے جاتے ہیں۔ اور ایک پرچی جس پر کوئی نمبر مثلاً ۲-۳ یا ۴-۶ ہوتا ہے۔ اُن سے سب کو آگاہ کیا جاتا ہے وقت مقررہ تک ایک معقول رقم اکٹھی ہو جاتی ہے پھر وہ لاٹری کی طرح پرچیاں نکالی جاتی ہیں جس کے نام کے ساتھ وہ نمبر والی پرچی نکلے۔ اس کو اسکی رقم سے دس گنا زیادہ ملجاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی نے ایکصد روپیہ ڈالا تو وہ ایکہزار لے گا۔ اور باقی سب کا مال ہضم

سٹے کے نقصانات

شام کے بعد مختلف دکانوں پر لوگ جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے نمبر کے نکلنے کے انتظار میں بیتاب و بے چین نظر آتے ہیں۔ اور کسی ایک کا نام نکلنے سے جو دوسروں کی حالت ہوتی ہے۔ بیان کے قابل نہیں گویا انکی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ دن بھر کی کمائی حرف غلط کیطرح مٹ کر انکی ساری امنگوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

اس سٹے نے بہت سے آدمیوں کو حیران و سرگردان کر رکھا ہے۔ اپنا اندوختہ برباد کر رہے ہیں۔ اور دن بھر کی کمائی سٹے کی نذر کرکے کف افسوس ملتے ہوئے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہ سٹہ صرف نکھٹوں۔ اور بدمعاشوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اس میں کثرت سے لڑکے شریک ہوتے ہیں۔ جنکو جو پیسے کاغذ۔ قلم وغیرہ کے لئے ملتے ہیں۔ وہ یہاں دے جاتے ہیں بلکہ ہم نے اس امر کو زیادہ افسوس سے سنا کہ اس نامراد تجارت میں عورتیں اور لڑکیاں بھی شریک ہو کر قسمت آزمائی کرنے لگ گئی ہیں۔

اس تجارت کے شاخسانہ کو پیسے کی طلب جائز و ناجائز افعال کا ارتکاب کرانے میں پس و پیش نہیں کرتی۔ ٹیمپرنس سوسائٹی کے پرچارک (مبلغ) جو ایک مقررہ عمر تک سگرٹ نوشی کا سدباب کرنے کے درپے ہیں۔ اور میلوں پر شراب نوشی کو بند کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ اس بات کو افسوس سے سنیں گے کہ سٹے کی بدولت چھوٹے چھوٹے بچے شراب پینے لگ گئے ہیں۔ افسوس! اگر کچھ بھی حالت رہی۔ اور ملک کے منتظمان نظم و نسق نے کچھ عرصہ اور توجہ نہ کی۔ تو گلشن ہندوستان کی ننھی ننھی کونپلیں سل۔ دق۔ آتشک سوزاک وغیرہ مہلک امراض میں نشو و نما پاتی ہوئی نظر آئیں گی۔ اور اس ناپائدار پودے (سٹے) کے تناور درخت ہو جانے پر بڑے بڑے تیشے بنوانے بے سود ہونگے۔ بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

سر چشمہ باید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ×

آریہ سماج کا پالٹیکس سے تعلق

کچھ دنوں سے جب اخبارات میں یہ بحث چھڑی تھی۔ کہ آریہ سماج پولیٹکل پارٹی (ملکی جماعت) ہے تو آریہ سماجی اخبارات نے کان پر ہاتھ دھرے تھے۔ اور اپنے ڈیفنس (جواب) میں آریہ سماج کو صرف مذہبی جماعت بیان کیا تھا۔

لیکن سچائی کی آگ خیالی تنکوں میں زیادہ دیر تک پنہاں نہیں رہ سکتی۔ آخر وہ اپنا جلوہ دکھاتی ہے چنانچہ اس نے اپنا رنگ دکھایا۔ اور آریہ سماج کے چوٹی کے اخبار ستیہ دھرم پرچارک کو ماننا پڑا کہ بیشک آریہ سماج پالٹیکس سے جدا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"سرکاری افسروں کے شک کی ایک ادنیٰ وجہ یہ بھی ہے کہ آریہ سماج ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ ویدک دھرم ایک مکمل مذہب ہے۔ یہ محض پوجا پاٹھ سکھانے والا دھرم نہیں۔ وہ جہاں راج نیتی یعنے امور سلطنت کی نسبت بھی تعلیم دیتا ہے۔ پالٹیکس اور سوسائٹی کا انتظام سب ہمارے دھرم کے اندر آجاتے ہیں آریہ سماج جیسے سندھیا، فرائض تعلیم، سوشل اصلاح اور استریوں کی تعلیم کو اپنا دھرم سمجھتا ہے۔ ویسے ہی اسکا پولیٹیکل دھرم بھی ہے۔ جیسے وہ اپنے بہت سے مذہبی مسائل کا پرچار ڈنکے کی چوٹ کرتا ہے۔ ویسے ہی پولیٹیکل مسائل کو بھی صاف طور پر عام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے (دیش ۲۲ نومبر)

*اس نوٹ کے لکھے جانے کے بعد خبر آئی ہے کہ نیکدل انسپکٹر پولیس کی توجہ سے سٹہ پر حکام کی نظر پڑ گئی ہے۔

[illegible]

AsliAhleSunnet.com

ہم اپنے دوستوں کو اس تبدیلیٔ خیالات پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اگرچہ انہوں نے ہاتھ کو بہت ادھر ادھر پھرا کر مونہہ تک پہنچایا۔ لیکن اپنے مرکز پر تو آگئے۔ این ہم غنیمت است

مصری علماء کا اعلان بابت جنگ (یورپ)

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں محکمہ احتساب سے پاس ہو کر اخبار الاہرام مصری پہنچا۔ تو اوس میں علماء مصر کا وہ اعلان جیسی خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے۔ اصلی الفاظ میں درج پایا۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہے۔ جس سے علماء مصر کی دور اندیشی اور کمال حزم و احتیاط کا ثبوت ملتا ہے۔ ناظرین اوسکو بغور پڑھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم	حمد و صلوٰۃ کے
الحمد لله الذي حذر عباده من	بعد اے مسلمانو!
الدخول في الفتن وامرهم باجتناب	تم جانتے ہو۔
المفاسد ما ظهر منها وما بطن والصلاة	کہ جنگ یہی
والسلام على سيدنا محمد الذي حض	پوری طاقت
الناس على مكارم الاخلاق وحثهم	سے جاری ہے
على ملازمة السكينة وترك الشقاق	اور اسکی آگ کے
وعلى صحبه وآله الذين اتبعوه ونسجوا	انگارے اڑ رہے
على منواله	ہیں۔ اور اسکی
اما بعد فيا معشر المسلمين انتم	تکلیفات اور
تعلمون ان الحرب القائمة الآن	مصائب سب
على ساق وقدم قد تطاير الى سائر	لوگوں پر حاوی
الاقطار شررها وعم جميع البلاد	ہو چکی ہیں۔ خدا
ضررها وقد دهم الناس ما دهمهم	نے تمہارے
من دنياهم وعمهم ما عمهم من بلاياها	لئے مقصود کیا ہے
وقد قيض الله لكم يا معشر المصريين	کہ تم لوگ اوس
ان تكونوا في امن من خوض غمراتها	سے امن میں
وهيأ لكم ان تجتنبوا البلاد شرها	رہوگے اور
وبلاءها بل ومن ان يكلفكم ذلك	تمہارے لئے
نفسا ولا نفيسا فالواجب عليكم ازاء	ایسے سامان بہم
هذه الحال ان تلازموا السكون	کر دئے ہیں کہ
والسكينة وان تخلدوا الى الراحة	تم اپنے ملک کو
والطمانينة وان ينصح كل واحد منكم	بغیر کسی نفس کو تکلیف
الآخر بذلك وان لا تخوضوا في شيء	دئے جنگ کے
مما لا شان لكم فيه وان يشتغل كل	شر سے علیحدہ رکھو
واحد منكم بشؤونه فقد قال تعالى	اس احسان کا مقابلہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ	میں واجب ہے
لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ	کہ تم لوگ آرام
وإياكم ان تتعرضوا لما يجلب عليكم	سکون، راحت
المضرة ولا تأمنوا عواقبه وشرها	اور تسلی سے گزر
فتلقوا بايديكم الى التهلكة بل الزموا	اوقات کرو۔ چاہئیے
في جميع الاحوال الاحسان في الاقوال	کہ تم میں ہر ایک
والافعال فقد قال تعالى	دوسرے کو یہی
وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ	نصیحت کرے
وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ	اور جس کام میں
واحذروا ان تجلسوا مجالس اهل الفتن	تمہارا مطلب نہ ہو
والشرور واجتنبوا المجامع التي	اوس میں دخل نہ دو
يكثر فيها القيل والقال ولا تسمعوا	اپنے کاموں میں
الى ما يشوش به عليكم ذوو الاغراض	لگے رہو۔ اللہ تعالیٰ
والجهال فلا خير في سماعهم ولا	نے فرمایا ہے۔ تم
تغتروا بهم كما قال تعالى في امثالهم	اپنے نفس کی حفاظت
لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا	کرو۔ گمراہ ہونے
مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ	والے تمکو ضرر نہ
أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن	دے سکیں گے
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ	اور تم ایسے کاموں
فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا۔	سے بچتے رہو۔
وليحذر كل واحد منكم ان يتعرض	جنکا ضرر تم عائد
لما يصيبه ضرره ولا يقتصر عليه	ہو اور تم انکے
شره فقد حذركم الله من ذلك	ضرر سے محفوظ
فقال تعالى	نہ رہ سکو۔ ورنہ
وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ	تم اپنے آپکو ہلاکت
الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً	میں ڈالوگے۔ بلکہ
وفي صحيح البخاري عن ابي هريرة	ہر حال میں قول
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم	و فعل اچھے کیا
قال	کرو۔ اللہ تعالیٰ
ستكون فتنة القاعد فيها خير	نے فرمایا۔ تم اپنی
من القائم والقائم	جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔
فيها خير من الماشي	اور نیکی کیا کرو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ
والماشي فيها خير	نیکی کرنیوالوں کو محبت کرتا ہے۔
من الساعي من	اور فتنہ اور شر انگیزوں کی مجالس سے
تشرف لها	ڈرتے رہا کرو۔ اور ایسی مجلسوں سے
تستشرفه فمن	بھی بچتے رہا کرو۔ جن میں فضول ادھر
وجد منها ملجأ	ادھر کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ جو خود
او معاذا فليعذ	غرض اور جاہل لوگ تمکو پریشان
به"	کرنے والی باتیں سنائیں۔ اونکی طرف کان
ومعنى هذا الحديث	نہ لگایا کرو۔ اونکی اس قسم کی باتوں میں
ان كل من كان	کوئی خیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
ابعد عن الفتنة	"اونکی بہت سی کانا پھوسیوں میں خیر
كان خيرا ممن	نہیں۔ ہاں جو صدقہ کرنے یا نیک کام
قرب منها وان	کرنے یا لوگوں میں اصلاح کرنیکے کانا
من تعرض لها	پھوسی کرے۔ تو وہ اچھا ہے۔ جو کوئی
تهلكه فيها نحن	اللہ کی رضا جوئی کے لئے یہ کام کریگا
معاشر العلماء	اوسکو ہم بڑا بدلہ دینگے" اور ہر ایک
قد رأينا من واجبنا	تم میں سے دوسرے کو ایسے کام
في هذه الظروف	کرنے سے روکے۔ جسکا ضرر صرف
الحاضرة ان نبذل	اوسی کو نہیں بلکہ اس سے گزر کر دوسروں پر
لكم النصح ايها	بھی پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے تمکو ایسا کرنے
المسلمون امتثالا	سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے۔ اس
لقوله صلى الله	فتنہ سے بچو۔ جو تم میں سے صرف ظالموں
عليه وسلم	کو نہیں پہنچیگا۔ بلکہ دوسروں کو بھی پہنچ جاوے
"الدين النصيحة"	گا۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت
وفي الحديث الصحيح	ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
من حسن اسلام	فرمایا ہے۔ دنیا میں فتنے ہونگے۔ جو
المرء تركه ما لا	اون میں بیٹھ رہے گا وہ کھڑے سے
يعنيه وكفى بهذا	اچھا ہوگا۔ جو کھڑا ہوگا وہ چلتے پھرتے
نصيحة. والله	سے اچھا ہوگا۔ جو چلتا پھرتا ہوگا وہ
الموفق	سعی کرنے والے سے اچھا ہوگا۔ جو

اوس میں ذرا جھک کر دیکھے گا۔ وہ اوسکو ہو جاویگی۔ اون فتنوں کے دنوں میں جو کوئی جائے پناہ کی جگہ پاوے۔ وہ اوس میں پناہ لے لے۔ اس حدیث کے معنے ہیں کہ جو کوئی فتنہ سے جتنا دور ہوگا۔ اوسی قدر

* معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعلان مصری جنگ چھڑنے سے پہلے کا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

وہ اچھا ہوگا۔

ہم علماء نے اس وقت میں اپنا فرض سمجھا۔ کہ تم لوگوں کو نصیحت کریں۔ کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دین میں خیر خواہی ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کی اچھی نشانی یہ ہے کہ مسلمان ایسے کاموں کو چھوڑ دے۔ جو اس کے حق میں مفید نہ ہوں۔ یعنی لغو ہوں۔"

اس اعلان پر ۲۴ علماء کے دستخط ہیں۔ جو مصر میں بارونق علماء ہیں۔ اوڈیٹر الاہرام نے اس مجلس کی کیفیت لکھی ہے۔ کہ اس مجلس علماء کا ممبر وہ عالم ہوسکتا ہے جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو۔ اور وہ دس سال تک درس تدریس کرچکا ہو۔ اور کسی مسئلہ خاص میں اوسکی کوئی تصنیف بھی ہو۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب سے یہ مجلس بنی ہے۔ اسکا اجلاس ہوتا ہم نے نہیں سنا۔ صرف یہی اعلان دیکھا ہے۔ لکھا ہے کہ: [illegible] خانہ اس لئے ہوا ہے۔ کہ ایسا کوئی کام جو عام ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ ملک میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ واللہ اعلم

اتفاق کسے کہتے ہیں؟

ہندوستان کے جب کسی گوشے پر کوئی تکلیف آتی ہے۔ تو بعض ہمدردان ملک (مسلمان) اتفاق و آشتی کے دست دراز کردیتے ہیں۔ اور اپنی بے آہنگ آواز پر غور نہیں کرتے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ جس کی طرف ہم جھک رہے ہیں وہ بھی استحسان و پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے یا نہیں۔

اتفاق کے فوائد سے انکار کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ علم کی خوبیوں یا آفتاب کی روشنی سے۔

اتفاق جو فی نفسہ ایک بہت بڑی نعمت و برکت ہے۔ اور جس کی اسلام نے پرزور الفاظ میں تبلیغ کی ہے۔ اس قابل ہے۔ کہ ہر جگہ جلوہ گر ہو۔ اور لوگ اس سے متمتع و مستفید ہوں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اتحاد (اتفاق) ہو کیونکر سکتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے ملک میں جہاں متضاد خیالات رکھنے والی مختلف قومیں آباد ہوں۔ اور پھر ہر ایک قوم اپنے اندر جداگانہ حالت رکھتی ہو۔ مثلاً ہندو قوم ہی جو ہندوستان میں سب سے زیادہ آباد ہے۔ کئی حصوں پر منقسم ہے۔ آریہ۔ سکھ۔ اور سناتن دھرمی جو اس قوم کے ممتاز فرقے ہیں۔ بعض ایسے اصولوں کی بناء پر مخالفت رکھتے ہیں۔ کہ کسی مفید کام میں بھی اُن کا مجتمع ہونا ایک دشوار امر ہو رہا ہے۔

اور پھر ہندو مسلمان کا اتحاد اس سے بھی زیادہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ جن کے نفاق و شقاق کے لئے ذرا ذرا سی باتیں مؤثر و کارگر ہو جاتی ہیں۔ اور مدت بھر کی جد و جہد ایک آن کی آن میں معدوم و نابود ہو جاتی ہے۔ اور بجائے کسی خوش آئند منظر دیکھنے کے حسرتناک انجام کا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم اس امر کا ذکر کر دینا نامناسب نہیں سمجھتے۔ کہ جب آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند پر ہندوؤں کی طرف سے دروازہ بند تھا۔ اور اُن کی تبلیغ میں لمحہ بہ لمحہ رکاوٹ پیدا کر کے انکو متحیر و مخدوش کیا جاتا تھا۔ تو اسوقت صرف ایک مسلمان قوم ہی ایسی تھی۔ جو یہ دیکھکر۔ کہ یہ پنڈت خدا کی توحید بیان کرنا چاہتا ہے۔ اور ہماری اس ایک غرض کہ خدا کی وحدت کا ڈنکا دنیا میں بجے۔ میں شریک ہے خوشی سے اپنے پلیٹ فارم کھولکر فراخدلی کا اظہار کیا تھا۔ سوامی دیانند نے اگر قرآن مجید پر کچھ اعتراضات کئے۔ تو اپنے احسانات جتا کر انہیں احسان فراموشی کا مجرم نہیں بنایا گیا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی سے ان کے جوابات دے گئے۔ جو ایک متین سنجیدہ اور مقدس اسلام کے سچے پیرو کی شان کے شایاں ہے۔

یہ تو دور کی بات ہے۔ حال ہی کی سنئے۔ کہ لاہور کے سکھ اخبار لائل گزٹ نے بابا نانک صاحب کے روز ولادت کی تقریب پر ایک نمبر شایع کیا جس میں کثرت سے مسلمانوں نے مضامین لکھے جن میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ منشی فاضل اور مولوی فاضل کے القاب وابستہ ہیں۔ اور یہ امر صرف مسلمانوں کی فراخدلی اور وسیع الخیالی کا ثبوت ہے

اس کے چند دن بعد سکھوں کے ایک دوسرے اخبار پنجاب سیوک میں ایک کارٹون نظر سے گذرا۔ جو بھائی تارو سنگھ کی شہیدی (شہادت) کے عنوان سے مندرج تھا۔ اس میں یہ دکھایا گیا۔ کہ ایک قاضی صاحب سامنے کتاب کھولے کھڑے ہیں۔ جو شاید قتل کا فتوے دے رہے ہیں۔ ایک مسلمان بھائی جی کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ اور دوسرا کلہاڑا مار کر جھٹکا کرنا چاہتا ہے۔ وغیرہ

ہمیں اس کارٹون الفتنہ کو دیکھکر سکھوں کے تعصب پر غصہ نہیں آیا۔ بلکہ انکی حالت پر رحم آیا کہ اگر بفرض محال یہ معاملہ سچا بھی ہو۔ تو اسکو اسلام اور پیروان اسلام سے کیا تعلق؟ اور ان لوگوں پر کیا گلہ جنکو باوجود نئی روشنی اور جدید فلسفہ و تعلیم سے فیضیاب ہونیکے اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ ملکی اور مذہبی معاملات دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ اور ان میں بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ لیکن اس کارٹون سے کم از کم اتنا مقصد تو انکو ضرور حاصل ہو جاویگا کہ وہ سکھوں کو مسلمانوں کی طرف سے متنفر کرسکیں گے اور اتحاد کی اس بڑی دیوار کو جو ابنائے ملک نے بڑی بڑی امنگوں سے بلند کرنے کی کوشش کی تھی۔ آن واحد میں زمین کے ہموار کردینگے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی فرضی واقعہ کو ہیئت دینے یا معمولی بات کو غلط پیرایہ میں دکھانے کی بجائے وہ اس دلخراش واقعہ کا نقشہ کارٹون میں دکھاتے جس میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی پنجاب کے جانشین شیر سنگھ کو (جسوقت کہ وہ پہلوانوں کا دنگل دیکھ رہا تھا) ایک سکھ برادر نے دھوکہ سے ریوالور کا فیر کر کے اسکا کام تمام کردیا تھا۔ اور وہ بھولے بھولے شہزادے جو ترازو پر سونے کے باٹوں سے تلتے رہے تھے۔ نہایت بیدردی و سفاکی سے قتل کر ڈالے گئے تھے۔ اس ہی قسم کے ہزارہا سکھوں میں ایسے مظالم و خونریزی کے واقعات ظہور میں آتے رہے ہیں۔ جن کے بیان سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر "محتسب را درون خانہ چہ کار" کے موافق ہم دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ہماری اس تحریر سے کوئی حیلہ باز یہ نتیجہ نہ نکال لے کہ ہم اتحاد کے مخالف ہیں۔ یا اتفاق ہو نہیں سکتا یا ہونا ہی نہیں چاہئیے۔ بلکہ ہم تو بارہا اسکی تشریح و توضیح کرتے

ان کے وقت و سلطنت میں کوئی دوسرا کرتا۔ تو وہ اسکا انتظام کیا کرتے۔ اور نیز یہ کہ ملکی انتظام اور مذہبی احکام مخلوط نہیں ہیں۔ الگ الگ ہیں۔ دانستہ نقصان رسانی سے احتراز کریں۔ اور
ملک کے ایسے امور میں جن میں ابنائے ملک کے فوائد یکساں مضمر ہوں۔ ملا یا کریں۔ اور شیخ سعدی کا زریں قول کبھی نہ بھولیں۔ آنچہ خود نمی پسندی بر دیگراں مپسند

AsliAhleSunnet.com

منصب اہل ایمان

باری تعالےٰ جل ذکرہٗ نے اپنی کمال رحمت سے تعلیم انسان کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اور ان کے ہاتھوں میں اپنا حکمنامہ دیکر تبلیغ کا حکمدیا۔ چنانچہ رب العالمین نے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکمدیا۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ۔ یعنے اے (میرے) رسول لوگوں کو وہ احکام پہنچادے جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور اگر تو ایسا نہ کریگا۔ پس تو نے منصب رسالت انجام ہی نہیں دیا۔ اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی صرف حکم ربانی پہنچانے کا ارشاد رہا۔ اوسی کی تعلیم و تبلیغ بلا کم و کاست کرتے رہے جس سے یہ گنجائش اور موقع امت کے لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ اپنی خواہش و رائے سے مسئلہ شرعیہ میں حلت و حرمت کی ترمیم یا فرضیت و اباحت کی تزبید کرے۔ مگر طبائع مختلفہ اور حرکات نفسانیہ اسپر مقتضی ہیں۔ کہ حکم شاہی کا خلاف سرزد ہو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جامع دستور العمل اصول ایسا نازل فرمایا۔ کہ اہل ایمان کو ہمیشہ اسپر کاربند ہو کر اپنی رفتار درست کر لینے کے لئے کوئی ذریعہ اوس سے بڑھکر میسر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ قوت ایمانیہ اوس سے انحراف کر سکتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے۔ کہ شراب حرام ہے۔ اوسکا استعمال اہل ایمان کسی حالت میں نہیں کر سکتے۔ بکر کہتا ہے۔ حرمت مسلم ہے۔ مگر قوت اور علاج کے لئے جائز ہے۔ اسکو ایمان والے پی سکتے ہیں ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ایک حرام مطلق بیان کرتا ہے۔ دوسرا مقید کرتا ہے دونوں اہل اسلام و ایمان ہیں۔ طبیعتوں کا اختلاف رائے و قیاس کا مخالف زمین و آسمان کا فرق رکھتا ہے۔ فیصلہ کے لئے اصول زرین جس کے مقابلہ میں تمام اصول مانند و سرنگون ہیں۔ پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الآیۃ۔ یعنے تم اگر آپس میں جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اوسکو اللہ تعالےٰ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر پیش کرو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی (عظمت و جلال) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

ثابت ہوگیا۔ منصب اہل ایمان یہی ہے۔ کہ ہر معاملہ متنازعہ فیہا کو اللہ اور رسول کے حکم کے موافق کر لیا کرے۔ خواہ اپنی جیت ہو یا ہار۔ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کو اپنی فلاح اور جیت سمجھے بنا بریں زید اور بکر کے اختلاف و نزاع کو اللہ اور رسول کے حکم پر پیش کرکے فیصلہ کر لیا جائے فرمایا رب العالمین احکم الحاکمین نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

یعنے اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسوں سے فال نکالنا ناپاک فعل شیطانی ہے۔ اس سے بچو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ صریح حرمت مطلقہ شراب کی موجود ہے۔ نص قرآنی ناطق ہے۔ جسکو اپنی نجات اور فلاح مطلوب ہو وہ ان حرام اشیاء سے بچے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسپر کاربند ہو اور حدیث میں وارد ہوا۔ کل شراب اسکر فھو حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پینے کی شئے نشہ لاوے۔ حرام ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شئے بہت پینے سے نشہ لاوے تو اوسکا تھوڑا حصہ بھی (جو نشہ نہ لاوے) حرام ہے۔ اور احادیث بھی بہت وارد ہیں۔ جس میں شراب پینے والے کیلئے سخت وعید و عذاب کا ذکر ہے۔ اعاذنا اللہ منھا اور اگر کوئی اس کے مقابلے میں کتب فقہ کی عبارت یہ پیش کرے اذا اتصل بہ استمراء الطعام والتداوی و التقوی علی طاعۃ اللہ یعنے کوئی شرابخوری معدہ کی درستی کھانے ہضم ہونے کے لئے یا کسی دوا علاج کی غرض سے اور تقویت کے لئے تاکہ خدا کی اطاعت خوب ہو۔ کرے تو جائز ہے۔ اس شرابنوشی کے بہت حکمت عملی سے جائز کرنے کا زور لگایا جانے کا شبہ ہے۔ گو جواب میں التماس ہے۔ اگر کوئی صاحب ان امراض و علتوں کی غرض سے شرابنوشی پر آمادہ ہوا ہے یا استعمال کرتا ہے۔ تو میں اپنے مطب سے اس سے بدرجہا زیادہ مقوی دوا مفت بلا قیمت دیتا ہوں۔ بشرطیکہ شراب نوشی اور اس فتوے سے توبہ کا اظہار بھی کریں۔ اس سے کئی فائدے ہونگے۔ اول تو حرام سے توبہ نصیب ہوگی۔ دوم یہ بھی علم ہوگا۔ کہ شراب کوئی دوا نہیں ہے۔ بلکہ دوائیں اور ہیں جن سے بلا نشہ و خمار قوت اعلےٰ درجہ کی حاصل ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ مفتی جواز شراب پر بدگمانی نہ ہوگی۔ بلکہ لاعلمی پر محمول ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جسکو اللہ تعالےٰ اور اس کے سچے پیغمبر نے حرام کر دیا ہو۔ اوس کے جواز استعمال پر جرأت کرنا مومنوں مسلمانوں کا منصب نہیں لہذا یہ عبارت متروک رہے

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ طارق بن سوید نے نے بعد ممانعت و حرمت شراب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنے میں شراب دوا کے لئے بناتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا۔ کہ اس کے ساتھ دوا کرنا یا اور کسی غرض سے کھانا پینا شرعاً ممنوع ہے۔ پھر اس کا جواب عقلاً نقلاً معدوم ہے۔ جو صاحب اس کے مرض اور دوا ہونے کے خلاف خامہ فرسائی کریں گے ہم اونکو قواعد عقلیہ حکمیہ سے جواب دینے کو تیار ہیں مگر بحیثیت مسلم ہمارے اور فریق مقابل کے درمیان حدیث و قرآن کریم کی تعظیم حائل ہے جو مقدم ہے اسکے حرمت کے اسباب و مصالح بیان کر سکتے ہیں جس سے احکام شرعیہ کا واجب التعمیل ہونا ثابت ہو۔ لہذا مختصراً گذارش ہے۔ کہ نشے مسکر قوائے باطنیہ اور حواس خمسہ پر ایک جمود و

[illegible] اہل القرآن مولوی محمد عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلق نماز کا مکمل جواب قیمت ۲ [illegible]

سکون کا عالم طاری کرکے حس سے بے بہرہ کردیتا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے مرض میں نافع کو افاقہ اور آخوت میں ترقی معلوم ہوا کرتی ہے وہ در اصل حس کا بطلان ہے۔ جس سے بیماری کی ایذا کم معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت پر فرحت اور قوت کے آثار نمایاں ہوتے۔ مگر تابکے۔ انجام خراب ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

والسلام عبیدالرحمن کفاہ المنان

عورتوں کو تاگہ سے موباف

مکرمی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امولوی فاضل، شیر اسلام دام فضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ کرم مضمون ہذا جو ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرماکے ممنون فرماویں۔ اخبار اہلحدیث ۱۰ نومبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۹ میں ایک سوال مع جواب بسرخی (عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا) مندرج ہے۔ اسپر مجیب صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملاکر سوتی یا ریشمی یا اونی وغیرہ سے ہو گوندھنا سخت ممنوع۔ ناجائز اور حرام بلکہ باعث استحقاق لعنت ہے۔ اسپر خادم عرض کرتا ہے۔ کہ بلاشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ تعالے نے اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے۔ اور اوس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے۔ الخ روایت کی بخاری و مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

تو اب جسقدر احادیث جوڑنے کی بابت صحاح میں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کا ماحصل بال کا جوڑنا اور جوڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ لانبے بال کرنے سے زینت مقصود ہے۔ اور خالق کی مخالفت کو تبدیل کرنا پایا جاتا ہے۔ بس یہی باعث لعنت کا ہے۔ اور چوٹی میں چار انگشت سے بالوں میں دھجی کپڑے کسی قسم کی ہو۔ واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں۔ بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ چوٹی کھل کر بال پراگندہ نہ ہوں۔ اس سے ہر ایک آدمی کا دل اپنی زوجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتا پایا جاتا ہے۔ اور بال بکھرے ہوؤں سے کام کاج میں دقت۔ پریشانی ہوتی ہے۔ اور بال کھلے ہوئے اکثر گر کے کھانے وغیرہ میں نکلتے ہیں۔ تو ایک قسم کی سبکی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی دھاگا یا کپڑے کی چیز یعنے دھجی لپیٹ کر باندھا جاتا ہے چوٹی کو تو سب وجوہات بالا سے امن رہتا ہے بلا دوسرے یا کپڑے کے چوٹی گوندھ کر باندھنا امر مشکل گذرتا ہے۔ بال کی گرہ آخری کی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ میرے عندیہ میں احادیث کی طرف غور کیا جاتا ہے۔ تو لعنت کا باعث نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ بال میں بال ملانا اور گوندھنا موجب لعنت ضرور ہی ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے

اپنے محترم دوست مجیب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی ناقص سمجھ کے موافق کچھ عرض زیادہ نہیں کرسکتا ہوں۔ مگر ہاں تمام علماء محدثین سے التجا کرتا ہوں۔ اور امید قوی رکھتا ہوں۔ کہ میرے دل کو ضرور خلاصہ حال مع دلائل منصوصہ کے تحریر فرماکر تسکین دلویں گے۔ ورنہ خادم تو اسی کا قایل ہے۔ کہ جسقدر احادیث اس باب میں آئی ہیں۔ اون کا مطلب بال جوڑنا اور بال جوڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کپڑا اسکو دھجی یا ڈورا آخر ختم بالوں پر چار انگشت واسطے مضبوطی کے گرہ دینے کے واسطے جائز سمجھتا ہوں۔ العلم عند اللہ

اس قدر عرض اور بھی کرتا ہوں۔ کہ ہمارے علماء نے لباس مسنونہ کو اوڑا کر کے یہود وغیرہ وکفار ہند کے لباس کو ترجیح دیکر عوام الناس کو اوبھارا ہے کہ دھوتی مثل ہنود وکوٹ پتلون وغیرہ کچھ ممنوع نہیں۔ سب جائز ہے۔ حالانکہ اس کی وعید شدید احادیث رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہر من الشمس کی طرح سے واضح کھلا ہوا موجود ہے۔ اور ہمارے بکثرت علماء موجودہ بالکل اسکی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ اللھم احفظنا من لباس الکفار والفساق۔ مگر ایسے امور کے طرف قلم میں زور دیتے ہیں۔ باقی والسلام خیر الختام

(محمد عفی عنہ دلکاوی)

اسی مضمون پر

اخبار مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۳۱ء میں ایک مضمون بسرخی (عورتوں کا موباف لگانا) بصورت استفتاء منجانب مولوی محمد ابوطاہر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ شایع ہوا تھا جسکا جواب بھی ذیل میں مرقوم تھا۔ ہمکو سخت حیرت ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف باوجود یک ذی علم ہونے کے ایسے موقع میں تسامح کر گئے اور آپنے بلاتامل ونظر بصیرت کے آیۃ اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بعض صنف (عورتوں) کو اس قسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کردیا۔ حالانکہ خداوند تعالے نے ایسے لوگوں کے شان میں جو کہ خدا کی حلال کی ہوئی زینت کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں کو روکتے ہیں۔ یہ عتاب فرمایا ہے۔

مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ

کس نے حرام کیا۔ زینت کی چیزوں کو جسکو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے جناب سید المرسلین رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عورتوں کی زینت کو اسقدر ملحوظ رکھا۔ کہ اون کے حالت غسل میں باوجود تشدد فی الغسل وفرمان تحت کل شعرۃ جنابۃ کے انکو صرف یہ حکم فرمایا۔ بکیفیت ثلاثہ حصیات یعنے جسوقت تمہارے سر زینت سے آراستہ ہوں صرف تین لپ پانی ڈالدینا کافی ہے۔ ہاں اوس قسم کی زینت جس سے تغیرات خلق اللہ کی جاتے جیسا کہ بال ملانا اور گودنا گدانا وغیرہ ہے جس کے فاعل کو واصلہ اور واشمہ کہتے ہیں۔ بیشک انکو آپنے حرام اور باعث لعنت فرمایا ہے۔ اور یہی مراد ہے آپ کی اون احادیث سے جسکو مجیب نے

حرمت موبافت کی دلیل میں پیش کی ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث اوس کی تفسیر کرتی ہے۔ عن اسماء بنت ابی بکر قالت جاءت امرءة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی ابنة عریسا اصابتہا حصبة فتمرق شعرہا افاصلہ۔ افاصلہ میں جو ضمیر مفعول یہ ہے وہ راجع ہے طرف شعر کے۔ یعنے ایک عورت آئی۔ اور اوس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ہماری ایک لڑکی ہے۔ اور بیماری کیوجہ سے اوس کے بال گر گئے ہیں۔ اور اوس کی شادی ہو رہی ہے کیا میں اوس کے بال میں دوسرا بال ملا کر لانبا کردوں۔ آپنے فرمایا لعن اللہ الواصلة والمستوصلة۔ و زجران تصل المرءة براسہا شیئا ای شیئا من الشعر کما یفہمہ علیہ حدیث عائشة رض وھو اظہر واعجب منہا عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لیست الواصلة التی تعنون ولا باس ان یعری المرءة فتصل قرنا من قرونہا بصوف اسود انما الواصلة من کانت فی شبیتہا

ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ بال ملانا تغیرات خلق اللہ حرام و باعث لعنت ہے۔ اس قسم کا ریشمی وادلی کپڑا وغیرہا کا موبافت لگانا حرام و ممنوع نہیں اور یہی مفہوم ہوتا ہے عبارت سے امام نووی شارح صحیح مسلم کے وہ کہتے ہیں

الواصلة ھی التی تصل شعر المرءة بشعر اخر والمستوصلة التی تطلب من یفعل بہا ذالک وھہنا مذاھب کثیرة ولکن اصحہا ھذا ان وصال الشعر بشعر اخر حرام ولا باس فی وصال الحریر وغیرھا والیہ اشارة من قول القاضی عیاض رحمة اللہ علیہ۔ اما ربط خیوط الحریر الملونة ونحوھا مما لا یشبہ الشعر فلیس بمنہی عنہ لانہ لیس بوصل ولا ھو فی معنی مقصود الوصل وانما ھو للتجمل والتحسین۔ وقال بعض بکل ذالک ای وصال الشعر والحریر والخرق جائز ولکن لیس بصحیح۔ ان جملہ اقوال سے بھی معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کا موبافت لگانا ریشمی وادلی کپڑا وغیرہا کا جیسا کہ تمام دنیا میں مروج ہے حرام و ممنوع نہیں۔ کما لا یخفی علی ماھر الفن لہذا تنقیحا و تنقیدا چند جمل معروض ہیں۔ اسکو اپنے اخبار گہربار میں شایع فرما کر اس ناچیز کو ممنون و مشکور فرمائیے۔

کتبہ ابو العرفان محمد عثمان برادر زادہ محمد اسمعیل

خریدار ۱۰۲۲

مذاکرہ علمیہ در بارۂ بنک فی میندارہ

السلام علیکم مضمون ہذا اخبار اہلحدیث میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرماویں بنک مروجہ جو بنظر رفاہ عام اور فائدہ زمینداروں کے سرکار کی طرف سے برضاو رغبت عوام دیہات میں کھولے گئے ہیں۔ جن کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ ممبران انجمن سے حسب حیثیت سالانہ یا ششماہی چندہ۔ جمع کر کے حاجتمندوں کو بحساب ۲ پائی یا ۲½ پائی فی روپیہ ماہواری سود پر دیا جاتا ہے۔ اور سرکاری امداد اس طرح پر ہے۔ کہ جب روپیہ ضرورت سے کم ہو۔ تو سرکاری بنکوں سے بحساب ایک پائی فی روپیہ سود پر لیکر صرف کیا جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کل روپیہ جمع شدہ بعد گذرنے دس سال کے مع منافع حصہ داران ممبروں کو تقسیم کیا جاویگا۔ گو کہ صورت مرقومة الصدر میں عام زمینداروں کو بلنسبت قرض لینے کے ساہوکاروں سے بہت فائدہ ہے۔ ایک تو ساہوکار سود بہت سخت لیتے ہیں۔ یہانتک کہ سوائے۔ ڈیوڑھے۔ بلکہ بعض اوقات اصل رقم سے کئی حصہ سود زیادہ کر کے وصول کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قرضدار کی ساہوکاروں سے رہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے۔ بنک ہائے مذکور بلحاظ فائدہ و استفادہ دنیاوی تو مفید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بلحاظ قانون اسلام مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔ بعض اسکو ناجائز بلکہ حرام کہتے ہیں۔ لہذا علماء کرام سے درخواست ہے۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے علم سے اس میں بخیال التفحیح حل مسئلہ بذریعہ تحریر جواز و عدم جواز کے متعلق اپنے خیالات سے مستفید فرماویں

(خاکسار گوہر علی از موضع سپار نوتہ ضلع امرتسر)

نعتیہ مطلع

دوستی گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں تحریک ہوئی تھی کہ لطف سخن کے طور پر نعتیہ اشعار بھی درج اہلحدیث ہوا کریں یہ مینے لکھا تھا کہ ہمارے شعراء اسطرف توجہ کریں گے تو اونکا کلام بڑی عزت سے درج ہوا کریگا سب سے پہلے مرزا محمد خلیل صاحب عزالوری نے اپنا کلام بھیجا ہے۔ اس کلام میں گو شاعرانہ تخیلات نہیں۔ بلکہ بالکل سادہ ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اخلاص پر نظر کر کے درج کیا جاتا ہے امید ہے اور صاحبان ارباب سخن بھی اسطرف توجہ کرینگے

اڈیٹر

جو کوئی رکھتا ہے دل میں نعت خیر الوریٰ
صادق و کامل وہی ہے امت خیر الوریٰ

مظہر لطف خدا ہے رحمت پروردگار
ذات ذی درجات اقدس حضرت خیر الوریٰ

حق میں اپنے سو کرامت سے کہیں بہتر سمجھ
گر میسر ہو تجھے یک رؤیت خیر الوریٰ

آپکا دنیا میں آنا تھا کہ سب اصنام دیر
گر گئے مسجد میں کھا کر ہیبت خیر الوریٰ

خصلت خوش نبی کیونکر نہ ہو دلکو پسند
ہے پسندیدہ خدا کو عادت خیر الوریٰ

ہے جہاں قرآن میں کلمہ اطیعوا اللہ کا
ساتھ ہے وابستہ اوس کے طاعت خیر الوریٰ

ورد افضل ہے وظیفوں میں کلام اللہ کا
بعد اوس کے ہے درود و رحمت خیر الوریٰ

وصف ہر شاعر کیا کرتا ہے اپنے یار کا
تو بھی اے مسلم کیا کر مدحت خیر الوریٰ

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۲۸ - ایک شخص قوم چمار جس کا نام [illegible] تھا۔ اب اپنی خوشی اور صرف محبت دینی سے بالکسی تعلق دنیاوی وغیرہ اوس نے اسلام قبول کر لیا اور سب طرح سے احکام اسلام کی پابندی کرتا ہے۔ اور ابتک اسلام کے برخلاف اوس سے کوئی بات صادر نہیں ہوئی۔ اور اب نام اوسکا رمضان رکھا گیا ہے۔ اسوقت کہ چند اشخاص کہ جن کے نام ظاہر کرنے کی حاجت نہیں۔ اوس سے مذہبی طور پر کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے۔ جیسا کہ کھانا پینا وغیرہ سب چیز سے دور رہتے ہیں۔ بلکہ اوسکو سراسر پہلی حالت پر سمجھتے ہیں۔ اونکو شرعاً کیا حکم ہونا چاہئے۔ چونکہ چند علماء نے اون کے گاؤں میں آکر اونکو سمجھایا لیکن ہرگز باز نہیں آئے۔ نومسلم مذکور نے بروز عید اضحیٰ قربانی کی۔ تو بہت اشخاص نے گوشت قربانی بھی نہیں لیا۔ اور اسکو بسبب قوم چمار جاننے کے سب نفرت کرتے ہیں۔ (سائل الٰہی بخش وحافظ کالو از کوٹ دھرمیاں)

ج نمبر ۲۸ - نومسلم جو اپنے سابق مذہب کو چھوڑتا ہے وہ پہلے سب گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اس لئے وہ عزت کے قابل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سب نومسلم تھے۔ اور حضرت بلال اور صہیب وغیرہ پہلے غلام تھے۔ غلام چماروں سے بھی زیادہ ذلیل ہوتے ہیں۔ مگر اسلام لانے کے بعد وہ اس قابل ہوئے۔ کہ اون کے نام پر رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے چمار نومسلموں سے دلی ہمدردی اور عزت کرنی چاہئے۔ جو لوگ اون سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ بہت برا کرتے ہیں۔ اسطرح اسلام کی اشاعت میں سخت رکاوٹ آئے گی۔ اور جاہل خوب فہیدہ۔

س نمبر ۲۹ - میرا شوہر پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ اسی لئے وہ مجھکو بھی اسی پابندی کی ہدایت کرتا ہے۔ مگر مجھے مجبوریاں لاحق ہیں۔ وہ یہ کہ لاچونکہ میرا شوہر اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا۔ میرے ایک شیر خوار بچہ میری گود میں ہے جس کے مضرت ونقصان اور نیز اپنی اس تکلیف کے اندیشہ کو ملحوظ رکھکر کہ کہیں ہمارا بچہ بیمار نہ رہ جائیں یا شیر خوار کو ٹھنڈ کا مرض نہ ہو جائے۔ میں غسل نہیں کرتی۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ میں نماز ادا کرنے سے معذور ہوں۔ شوہر ادائے صلوٰۃ کی سخت تاکید کرتا ہے۔ علاوہ بریں وقت پر لکڑی وغیرہ کا پانی گرم کرنے کے لئے مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ ٹھنڈا پانی خصوصاً آجکل سردی کے زمانہ میں مجھ مرضعہ کو باعث خطر ہے۔ پس ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے۔ کہ میں نماز کسطرح ادا کر سکوں۔ (ملاں کانپوری)

ج نمبر ۲۹ - قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ خدا کسی نفس کو طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا۔ صبح کے وقت غسل سے تکلیف کا خطرہ ہے۔ تو صبح کی نماز وضو سے پڑھ لیں۔ دوپہر کو غسل کرنے میں تکلیف نہ ہو۔ تو غسل کر لیں۔ غرض غسل کرنے میں تکلیف کا خیال رہے۔ مگر واقعی تکلیف ہو۔ محض بناوٹی نہ ہو

س نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت کیا ہے؟

ج نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت میں اختلاف ہے۔ خاکسار کی ناقص تحقیق یہ ہے۔ کہ حیض ونفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حنفیہ نفاس کی بابت تو یہی کہتے ہیں۔ مگر حیض کی اقل مدت تین یوم رکھتے ہیں کیونکہ ایک حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ حیض کی کم مدت تین یوم ہے۔ مگر وہ حدیث صحیح قابل حجت نہیں۔ اور حیض کی اکثر مدت حنفیہ کے نزدیک دس یوم اور شافعیہ کے نزدیک ۱۵ - یوم ہے۔ اصلی بات یہ ہے۔ کہ جتنی عادت ہو۔ نفاس کی اکثر مدت چالیس یوم ہے۔ بعض کے نزدیک ۶۰ - یوم واللہ اعلم۔

س نمبر ۳۱ - بعض عورتیں مہینہ بھر یا کم میں اور بعض سوا مہینہ میں وضع حمل کے بعد غسل کرکے نماز پڑھ لیتی ہیں۔ کیا اونکا یہ فعل موافق شرع ہے؟ (//)

ج نمبر ۳۱ - جب خون بند ہو جائے پڑھ لیں دنوں کا حساب ٹھیک نہیں

س نمبر ۳۲ - بعض کا قول ہے کہ اقل مدت حیض کی ۳ دن اور چار راتیں ہیں۔ پس چوتھے دن عورت سے مقاربت کرنا کیسا ہے۔ (//)

ج نمبر ۳۲ - اقل مدت سے مراد یہ ہے کہ اتنے دن آسکتا ہو یہ نہیں۔ کہ اتنے دن گزار کر مقاربت کرنی جائز ہے خواہ خون جاری ہی ہو

س نمبر ۳۳ - حیض ونفاس میں قرآن وحدیث کا مس کرنا اور اوسکی تلاوت کیسی ہے؟ (//)

ج نمبر ۳۳ - حدیث میں منع ہے

س نمبر ۳۴ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا پینا کیسا ہے

ج نمبر ۳۴ - جائز ہے۔

س نمبر ۳۵ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ساتھ صاحب فراش ہونا کیسا ہے (ملاں کانپوری)

ج نمبر ۳۵ - صاحب فراش ہونا جائز ہے جماع منع ہے۔

س نمبر ۳۶ - اس ملک دکن میں دستور ہے۔ کہ نکاح کے موقعوں پر عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں اور ضیافتیں کی جاتی ہیں۔ طعام ولیمہ شاذ ونادر دیا جاتا ہے۔ اور ولیمہ کے کھانے میں غرباء ومساکین کو نہیں بلایا جاتا۔ ذی مقدرت اور خوش باش لوگوں کو ہی دعوت دی جاتی ہے۔ پس بدوں ولیمہ کئے نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔ اور جس ولیمہ میں غرباء ومساکین کو بلا کر کھانا نہ کھلایا جاوے۔ وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں۔ (سائل از امراؤتی)

ج نمبر ۳۶ - نکاح درست ہے۔ ترک ولیمہ اور دیگر خلاف سنت دعوتوں کا گناہ لازم۔ ولیمہ مذکورہ کو حدیث میں

س نمبر ۳۷ - شادی اور غمی کی وہ تقریبات جن میں لہو ولعب اور شرکیہ وبدعیہ امورات ہوا کرتے ہیں۔ اور اہل برادری اور نیز دیگر اہل اسلام کو دعوتیں دی جاتی ہیں۔ مثل جلوہ۔ چوتھی۔ دہم۔ بستم۔ اور چہلم وغیرہ کی۔ تو ایسی دعوتیں قبول کرنی اور ان دعوتوں میں شریک ہوکر محفلوں کی رونق بڑھانی اور کھانا کھانا شرعاً کیسا ہے؟ (//)

ج نمبر ۳۷ - ایسی دعوتوں کو قبول نہ کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے۔ اتقوا مواضع التہم اتہام کے مواضع سے بچتے رہو

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

حساب دوستاں } مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ ۱۰۔ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا کچھ مہلت چاہتے ہوں۔ تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق نقصان نہ ہو۔

۱۰۵ - ۱۵۴ - ۳۰۸ - ۴۱۳ - ۴۲۶ - ۴۳۴ - ۴۳۸
۶۹۸ - ۷۱۲ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۸۳۰ - ۹۲۹ - ۱۰۱۵
۱۰۱۴ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۷ - ۱۰۶۵ - ۱۳۰۲ - ۱۳۱۱
۱۴۴۳ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۳ - ۱۶۲۰ - ۱۷۰۱ - ۱۸۰۸
۱۸۱۵ - ۱۸۲۹ - ۲۱۱۲ - ۲۱۴۲ - ۲۱۶۲ - ۲۳۸۴
۱۹۹۳ - ۲۵۲۴ - ۲۵۶۷ - ۲۵۶۸ - ۲۵۷۴ -
۲۵۷۸ - ۲۵۹۳ - ۲۶۰۱ - ۲۶۰۸ - ۲۶۲۳
۲۶۳۵ - ۲۸۴۷ - ۲۹۹۰ - ۳۰۲۳ - ۳۰۲۷
۳۰۳۱ - ۳۰۴۳ - ۳۰۴۴ - ۳۰۴۸ - ۳۰۵۰
۳۰۵۵ - ۳۰۶۱ - ۳۰۶۳ - ۳۰۶۴ - ۳۰۶۸
۳۲۵۴ - ۳۲۶۸ - ۳۳۵۷ - ۳۴۰۰ - ۳۴۰۳
۳۴۰۴ - ۳۴۰۵ - ۳۴۰۶ - ۳۴۰۷ - ۳۴۱۰ -
۳۴۱۱ - ۳۴۱۳ - ۳۴۱۵ - ۳۴۱۶ - ۳۴۱۷
۳۴۱۸ - ۳۴۱۹ - ۳۵۱۴ - ۳۵۲۱ - ۳۵۲۲
۳۵۴۲ - ۳۵۴۴ - ۳۷۰۷

محمدیہ کمپنی } کی بابت جو اعلان ہوا۔ کہ جتنی رقم سردست موجود ہے۔ اوسکی تقسیم بحساب فی روپیہ ۱۳ آنہ آتی ہے۔ اس کے مطابق جو صاحب چاہیں۔ منگا لیں۔ اعلان کے بعد جن جن صاحبوں کو رقم بھیجی گئی۔ اون کے نام ۱۴۔ نومبر تک اہلحدیث مورخہ ۲۰۔ نومبر میں درج ہو چکے ہیں۔ ۱۵ سے ۲۸ تک جن کو رقوم بھیجی گئیں۔ وہ درج ذیل ہیں مولوی گل محمد بستی کوزنہ۔ عیسے خان بستی کوزنہ شیخ کبیر الدین۔ مسعود علی۔ قیام الدین۔ گمانی میاں دلو مستری۔ محمد سلیم۔ داسوخہ۔ رمضان میاں لعل الدین عمر عرف سندر میاں۔ مسعود علی۔ بشیر الدین۔ ستو بانڈیلور۔

بابو محمد الدین سورہ لنبی۔ بابو عبدالرحمن باندہ۔ میر محمد اودہو منگل۔ عبدالرحمن ہونیوال۔ منشی محمد حفیظ الدین اکلہرہ۔ حافظ فضل الدین حافظ احمد جھنگ۔ مولوی سید ابوالحسن دہلی۔ منشی عبدالحی کوہاٹ۔ مولوی عبدالغفور داناپور۔ میاں الہ بخش چک ۴۹۳ محمد اسمعیل خان۔ احمد حسین۔ حامد حسین۔ نور الاسلام ٹانڈہ۔ مولوی عبدالرحمن۔ شیخ عبدالتواب۔ مولوی عبدالستار حسن مع متعلقین دہلی۔ حافظ کریم بخش بریلی۔ منشی غلام احمد رنگریز امرتسر۔ شیخ عبدالعزیز امرتسر۔ حافظ عبداللطیف دیوبند۔ شیخ محمد عبدالرزاق کنو۔ مولوی عبدالرحیم و حاجی عبداللہ انبوہا۔

بعض اصحاب ایسے بھی ہیں۔ کہ اونکی نگاہ سے اہلحدیث آجکل نہیں گذرتا۔ اون کے کسی دوست کی نظر سے گذرتا ہو۔ تو اونکو اطلاع کردیں۔

انجمن اہلحدیث بریلی } اہلحدیث کانفرنس تجویز پر بہت زور دیتی ہے۔ کہ ہر مقام انجمن اہلحدیث قائم ہو۔ تاکہ حامیان توحید و سنت اپنے اپنے علاقہ میں خود کام کریں اور بڑے کام میں اپنی کانفرنس سے مدد لیں۔ الحمدللہ کانفرنس کی یہ آواز قبول ہوئی۔ آج ہم ایک ایسے مقام پر انجمن اہلحدیث قایم ہونیکی خبر سناتے ہیں۔ جو مذہبی اہمیت میں پشاور سے کم نہیں۔ ناظرین مراسلہ ذیل پڑہیں۔

الحمدللہ کہ بریلی میں انجمن اہلحدیث بیکم محرم سنہ ۳۳ھ یوم الجمعہ قائم ہوگئی۔ یہاں کے اہلحدیث نہایت قلیل ہیں اسماء عہدہ داران جناب مولوی حافظ حکیم احسان افغنی صاحب صدر انجمن دامین جناب حافظ فیروز شاہ صاحب نائب صدر زیاشہری جناب بہادر خانصاحب صوبہ دار نائب صدر دہچھائی بریلی، منشی عبدالقادر خانصاحب سکرٹری انجمن دہچھائی، منشی محمود خان صاحب نائب سکرٹری دنیا شہر عبدالرحمن خانصاحب محصل سب عہدہ دار آنریری ہیں۔ سب مسلمان اللہ پاک سے دعا کریں۔ کہ اسکو ترقی عطا فرمادے

(از عبدالستار حسن سفیر کانفرنس)

تلاش عزیز } حافظ عبدالغفار ساکن اکبرپور ضلع فیض آباد عرصہ سے مفقود الخبر ہیں کسی صاحب کو پتہ ہو تو براہ کرم اطلاع دیں۔ ان اجری کما الا علی اللہ (خاکسار فخر الحسن از ٹانڈہ ضلع فیض آباد مدرسہ عین العلوم)

ایضاً } میرے دوست مولوی اصلح الدین دیناجپوری عرصہ سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو علم ہو۔ تو براہ مہربانی مجھکو اطلاع دیں۔ (احسان اللہ مدرس مدرسہ مفید العام ساکن کوڑیپی ڈاکخانہ بہول۔ ضلع دیناجپور)

علاج خارش } مولانا! آپنے اہلحدیث میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کی علالت خارش کا ذکر کیا۔ اگر یہ صاحب مولانا سیالکوٹی ہیں تو خاکسار کے پاس نہایت مفید دوا ہے۔ مفت حاضر کر سکتا ہوں۔

میاں عبداللہ صاحب وہ پہنگوی جو لبا رضہ بخار کہنہ مبتلا ہیں کسی مقامی طبیب سے تشخیص کرا کر دوا مجھسے منگا سکتے ہیں (خاکسار حکیم نورالدین لاہور۔ موچی دروازہ)

تلاش کتاب } کتاب اوامۃ السکر والصبر والشکر مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں (خاکسار غلام محمد ڈار متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

حاجیان کی واپسی } الحمدللہ علی احسانہ ترکی اور انگریزی جنگ کیوجہ سے حاجیوں کی واپسی میں جو خطرہ پیدا ہوا تھا۔ وہ رفع ہوگیا۔ حاجیوں کے کئی ایک جہاز آگئے جن میں خواجہ کمال الدین بھی حج کرکے آگئے ہیں۔ انشاءاللہ اور بھی آنے والے ہیں

جملہ ناظرین اہلحدیث کیخدمت میں التماس

خاکسار کو سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کی اشد ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو کتاب ہذا کا پتہ ہو۔ تو بذریعہ اخبار ہذا یا براہ راست خاکسار کو پتہ ذیل سے مطلع فرمادیں۔ اور نیز قیمت جس جگہ و جس صاحب سے دستیاب ہوسکے۔ مفصل پتہ تحریر فرمادیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا

(حمزہ نور محمد خریدار عدد ۴۹۰۶ از موضع ممیال ڈاکخانہ چکری ضلع جہلم)

علم الفقہ - فقہ کی اردو زبان میں جامع کتاب ہے قیمت ۲ روپیہ

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

امرتسر کے سکھوں کے خالصہ کالج میں ۲۷ نومبر کی شب کو ایک سکھ نے جو سانگلا ضلع لائلپور کا سکول ماسٹر ہے۔ پرنسپل خالصہ کالج کے خیال سے ایک انگریز پروفیسر پر چھوی (آلۂ قتل) سے فیر کئے۔ پروفیسر مذکور زخمی تو ہوا لیکن بچ گیا۔ اور حملہ آور گرفتار ہوا۔

تصادم ۱۰-۱۱ نومبر کی درمیانی رات کے ایک دو بجے کے قریب انبالہ اور لاہورہ کے درمیان سمبھو سٹیشن پر ہولناک ٹکر ہوئی جس سے کئی گاڑیاں اور انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ۱۰ مسافر ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے۔

فیصلہ بابا سرج سنگھ بیدی نے سکھوں کی طرف سے ایک مقدمہ جو پنڈت دینا ناتھ آریہ پر اسکی تصنیف "نانک چکر" کے دل آزار ہونے کی بنا پر دائر کیا ہوا تھا۔ وہ پنڈت مذکور کے اظہار افسوس کرنے پر واپس لے لیا۔

خالصہ پنتھ کی حقیقت جس کے مصنف لالہ دونی رام اور لشمبر دت سیاست پٹیالہ میں ماخوذ ہیں۔ اس کے متعلق ۱۶ سے ۱۹ دسمبر تک گواہان استغاثہ پر جرح ہو گی اور ۱۰ سے ۱۲ تک ملزم صفائی پیش کریں گے۔

جنوبی لندن میں ڈاکہ کہا جاتا ہے کہ ایک جرمن قصاب پر پڑا۔ جرمن قصاب نے بلوائیوں کا اجتماع دیکھکر دکان بند کر دی۔ بلوائیوں نے شیشے اور دروازے توڑ پھوڑ ڈالے اسی طرح بہت سے بلوائی جمع ہو گئے۔ جنہوں نے کئی دکانیں لوٹیں۔ اور کئی جگہ آگ لگائی۔ ان بلوائیوں میں عورتیں بھی نظر آئیں جو تعاقب کرنے والوں پر پتھر پھینکتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۰ بلوائی اور ۳۰ مشتبہ لوگ گرفتار ہوئے

کلکتہ میں بم۔ کلکتہ کے مسلمان ہائی اسکول میں ۲۵ نومبر کی شام کو بم کی ہولناک واردات وقوع میں آئی کہا جاتا ہے کہ بابو بسنت کمار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس بنگال اور خفیہ پولیس کے پانچ افسروں نے اس بازار کی ایک بیٹھک میں کانفرنس کی۔ وہ ۸ بجے کانفرنس ختم کر کے گھر جانے والے تھے۔ کہ دو منٹ کے بعد دھماکہ ہوا جو افسر بیٹھک سے نکلتے تھے۔ بھاگتے ہوئے واپس گئے۔ ایک سپاہی نے بم والے پر پستول چلانا چاہا۔ لیکن اسی وقت دوسرا بم

پھینک کر اسکا کام تمام کر دیا۔ ایک پنجابی پولیسمین اور دو ہیڈ کانسٹبل مارے گئے جن میں ایک بابو صاحب کا قریبی رشتہ دار تھا

میڈیکل کالج لاہور کے متعلق جو پچھلے دنوں افواہ اڑی تھی۔ کہ کالج بوجہ جنگ کے بند ہو جاویگا۔ اسکی متعلق پنجاب گورنمنٹ نے پریس کے نام ایک مراسلت بھیجکر اطمینان دلایا ہے۔ کہ اگرچہ اس کے دو پروفیسروں کو فوجی ڈیوٹی پر عود کرنا پڑا۔ اور ممکن ہے کہ دو اور پروفیسروں کی خدمات بھی عنقریب جنگ کیلئے طلب کیجائیں جس سے بقیہ پروفیسروں پر کام کا بوجھ زیادہ پڑ جاویگا۔ مگر تاوقتیکہ کوئی ناگہانی افتاد نہ پڑے۔ کالج دوران جنگ میں برابر کھلا رہیگا بلکہ اسے اپریل گذشتہ کی کمیٹی تحقیقات کی سفارش کے مطابق اور بھی تقویت دیگئی ہے

گورنمنٹ ہند نے عسکری صیغہ فوج بھی عنقریب میدان جنگ کو جانے والے ہیں

ارض روم صدر مقام ترکی آرمینیا۔ روسی اور ترکی جنگ کا مرکز بن رہا ہے

روس کی خبر ہے کہ ویچولا اور وریٹہ کے مابین جرمنوں کو کامل شکست ہوئی۔

لڑائی کی تفصیل اسطرح بیان کی جاتی ہے کہ جرمن روسی فوج کو چیر کر آگے بڑھ گئے۔ اور ایک مقام پر قبضہ کر لیا۔

اس طرح لڑنے سے جرمنوں کا مقصد یہ تھا کہ شمال کی روسی افواج کو جنوب کی روسی افواج سے الگ کر دیں۔

لیکن روسیوں نے جوابی حملہ میں انہیں گھیر لیا۔ نیز پیچھے سے جرمنوں کو کمک بھی نہ پہنچ سکی محصور ہو جانے کے سبب جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔ اور انہیں ہتھیار ڈالدینے پڑے۔

بقول روسی اخبار نو اس گزٹ ۸۰ ہوٹر یٹینیں جرمن اسیروں کو لانے کیلئے روانہ کی گئی ہیں۔

روسی بیان ہے کہ سرویہ کے مقام لازیرزمین لڑائی جاری ہے جہاں آسٹریا اپنی پانچ آرمی کور سے سرویہ سے ایک فیصلہ کن لڑائی کرنا چاہتا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ سرویہ۔ رومانیہ اور یونان سے مشورہ کر کے بلغاریہ کو مقدونیہ میں کچھ علاقہ دیدیگا۔

بلغاریہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر رعد وسلاف نے بیان کیا۔ کہ بلغاریہ کو غیر جانبداری قائم رکھنی چاہئے۔

انگریزی جنگی جہاز بلوارک بمقام شیرنس ہنجک سے اڑ کر غرق ہو گیا۔ سات ۳ ٹھ سو آدمیوں میں سے صرف ۱۲ بچائے گئے۔

روسی بیان ہے۔ کہ انہوں نے آسٹروی علاقہ میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۸ ہزار قیدی گرفتار کئے ہیں۔

چار انگریزی جنگی جہازوں نے بمقام زیبروگ گولہ باری کر کے جرمن تدابیر کو درہم برہم کر دیا۔

زیبروگ بلجیم میں ایک بندرگاہ ہے۔ جسپر جرمنوں نے قبضہ کر کے اسے اپنا بحری جنگی اسٹیشن بنا لیا تھا اور وہاں زیر آب چلنے والی کشتیاں بنا رہے تھے۔ تاکہ انگریزی بیڑے پر حملہ کرنے میں سہولت ہو

یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ زیبروگ میں جو زیر آب چلنے والی کشتیاں تھیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔

میدان جنگ واقعہ فرانس میں انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں نے قدرے ترقی کی

فرانس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے التوائے جنگ کے لئے درخواست کی جو نامنظور کی گئی۔

ہندوستانی سپاہیوں نے بعض خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور تین جرمن افسر سو سپاہی ایک موٹر اور تین مشین سے چلنے والی توپیں گرفتار کی ہیں

جرمن نقصان کی سرکاری فہرست ۳۴ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقتولین و مجروحین کی مجموعی تعداد ۶ لاکھ ۸ ہزار ۴ سو ۳۶ تک جا پہنچی ہے۔ اس میں سیکسن کی ۵۰ بویریا کی ۵۶ اور ورٹمبرگ کی فہرستیں شامل نہیں۔

بقول ایک فرانسیسی فوجی اخبار جرمنوں کا نقصان بارہ لاکھ سے بھی زیادہ ہوا ہے

جرمن کیلے تک پہنچنے کی آخری جدوجہد کے لئے تیار ہو رہے ہیں

جرمن ہزکیل کو موچوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ اور شیلوگ

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

12/52

یہہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جن کو چوٹ یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکسان مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ دو چھٹانک ۶؎ یا دو تخت سے ۶؎ مع محصول ڈاک وغیرہ

مال کا خرچہ اور محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب شیخ حبیب اللہ صاحب مقام بھدرک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۲ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں ۔۔۔

جناب ابو لقمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن اعظم گڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل ۔۔۔ ویلیو کر دیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے (۱۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام اتھوا ضلع بیربھوم رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور صاحب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ۔ کھانسی میں حیران ہوں۔ مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ سو مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۹۔ اکتوبر ۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید کتابیں

2/52

رسائل شبلی شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی کے نہایت مفید و کار آمد علمی و تاریخی دس رسائل کا مجموعہ جسمیں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں

(۱) اسلامی شفاخانے۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنائے (۲) اسلامی کتبخانے۔ اسلام میں کتبخانہ کی ابتدا و ترقی کے حالات۔ (۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے (۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تہا۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا۔ (۵) الخطبہ قدیم ادبی و علمی تالیفات کا تذکرہ۔ (۶) النظر یورپ کے مورخ مستشرقین اور ریشل کانفرنس کے سفرنامے پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس کا تاریخی ثبوت۔ کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے (۸) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قایم کی تھیں اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تہا (۹) تراجم۔ علمی دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا باتیں ترجمہ کی تہیں۔ (۱۰) میکینکس اور مسلمان مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تہیں۔ ۱۲؎

تقلید اور عمل بالحدیث اس مضمون میں سات تذکرے ہیں۔

(۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانے کا حال (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم ۸؎

الایمان اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج۔ قابل عمل و مطالعہ۔ ۶؎

تربیت اولاد تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی خود پرداخت کی سہل اور کار آمد ترکیبیں ۴؎

الدین یسر یہ محققانہ رسالہ درحقیقت حدیث نبوی ان الدین یسر (دین تو آسان چیز ہے) کی ایک بے مثل حکیمانہ تفسیر ہے جس میں نصوص صحیحہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول نہایت آسان ہیں۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے اسلام کی پابندی آسان ہے۔ مصنفہ شمس العلماء مولانا حالی۔ ۳؎

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین عالموں۔ پروفیسروں اور مورخوں کی آراء کا مجموعہ ۳؎

فاتح قادیان یعنے اس مناظرہ کی کیفیت جو مولانا ابوالوفا اور مرزائیوں کے درمیان ہوا جس میں مولانا کو تین صد روپیہ انعام ملا۔ اور حق کی فتح ہوئی

AsliAhleSunnet.com

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تفسیر ثنائی (اردو) پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کا چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں تیار ہیں

- جلد اول۔ سورہ فاتحہ بقرہ قیمت ۱؍
- ” دوم۔ سورہ آل عمران و نساء ” ۱؍
- ” سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام و اعراف ۱؍
- ” چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ” ” ۱؍
- ” پنجم۔ تا سورہ فرقان ” ۱؍
- ” ششم۔ تا سورہ یٰسین ۱؍

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ۶ روپے

الانصاف فی حق احناف۔ کے جواب میں قیمت ۴؍

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ علامہ شبلی مرحوم ۲؍

البرہان العجائب۔ فاتحہ خلف کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴؍

اے کانٹد لوپیڈ شین عربک روٹس اینڈ ہیلورڈ
اس کتاب میں لاتعداد عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں پر بحث ۳؍

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۱؍

ترک وید۔ غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونیکا ثبوت دیا ہے قیمت ۶؍

تغلیب السلام۔ بجواب تہذیب السلام دھرمپال جلد اول ۳؍ جلد دوم ۳؍ جلد سوم ۴؍ جلد چہارم ۳؍ چاروں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۱؍

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنے موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳؍

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱؍

سرکوب بدعت۔ بدعات کا رد ۱؍

میل و ملاپ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ قیمت ۳؍

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کیلئے بہت مفید ۱۰؍

اسلام اور برٹش لا۔ یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۱؍

ہدایت زوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ۱؍

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲؍

شادی بیوگان اور نیوگ قیمت ۱؍

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱؍

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۱؍

حدوث دنیا۔ آریو لکار ۱۰؍

عزت کی زندگی قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱؍

شریعت و طریقت ہر دو کا بیان ۱؍

کلمہ طیبہ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی قیمت ۱۰؍

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید مع جواب انجام حق نما مابلہ پیدا ہے ۱۵؍

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱۰؍

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ ۱؍

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۲؍

ترک تناسخ مع فتوح الرحمان مصنفہ دھرمپال تازہ تصنیف جن میں تناسخ کی تردید کی ہے قیمت مجموعہ

ترک نیوگ۔ نیوگ کی تاریخ اور اس کے نقائص پر زبردست کتاب مصنفہ دھرمپال ۴؍

ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج ۳؍

ملنے کا پتہ

مینیجر اہلحدیث امرتسر

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد یعنے حضرت مولنا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو بہ اتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئے ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوا جنکے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جنکی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رافض سے تائب ہوا۔ جنکی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جنکی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہو گئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے پونے تین سو صفحے کی کتاب منگا ملاحظہ فرماویں

راجپوت پریس لاہور میں چھپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)، مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com